کتاب: ''تاریخ احرار'' خادم حسین

مصنف: چودھری افضل حقؒ

حاصل مطالعہ

☆فرشتہ خصلت غریب پر قیامت گزر جائے' کوئی نہیں پوچھتا۔ شیطان سیرت امیر کے سر درد کی خبر پا کر لوگ پیٹ پکڑے آتے ہیں اور گھر بیٹھے پیر شہید مناتے ہیں۔

☆اقتصادی مساوات کے بغیر آزادی بے معنی چیز ہے۔ وہ چند سرمایہ داروں کی آزادی ہے' جہاں امیر قانون پر حکومت کرتا ہے اور قانون غریب کو چکی میں پیستا ہے۔

☆رنڈی کا پوت اور سوداگر کا گھوڑا' کام چور اور آرام طلب ہوتے ہیں۔

☆ہندوستان میں' صاحب قبر سے زیادہ' قبہ محترم ہے۔

☆علم عقل سے اپیل کرتا تھا کہ دیکھو یہ سب قبے اور مقبرے سرمایہ داروں کی سنگدلی کا نتیجہ ہے' جنھوں نے غریبوں کا خون عمر بھر چوسا اور اپنی دولت کا قلیل حصہ' اپنے اعتقاد کی نمائش کے لیے بزرگوں کی قبروں پر لگا دیا۔ اور غریب بدستور پڑوس میں بھوکے بیٹھے رہے۔

☆عجیب بے انصاف دنیا ہے کہ جو عمل خود کھلے بندوں کرتی ہے اس کا طعنہ اوروں کو دیتی ہے۔

☆شبہات پیدا کرنے والی سرگوشیاں' فرشتہ لوگوں کو بھی بدظنی پر مائل کر دیتی ہیں۔

☆الزام دے کر خود دامن بچا جانے والے لوگوں کی برپا کردہ مصیبتوں سے' خدا سب کو بچائے۔

☆پامال روشوں پر انسان بے کھٹکے چل نکلتا ہے۔ جانے بوجھے ہوئے راستے پر چلنا سب کے لیے آسان ہے مگر جو راہ کبھی دیکھی نہ ہو' اس سے سب کو جھجک آتی ہے کہ کیا جانے پہلے ہی قدم پر کیا قیامت چھپی ہے؟ ہر گھاس میں ناگ اور ہر جھاڑی کے پیچھے شیر کا گمان گزرتا ہے۔

☆فطرت انسانی اور قلب سلیم نے عدم مساوات کو ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

☆کتابی کریکٹر ادب کی دنیا میں ناکام رہتے ہیں۔ آمدن سے خرچ بڑھانے والا ہمیشہ ادھار بیچنے والے کی طرح پریشان حال رہتا ہے۔

☆سچی خبروں پر پابندی' جھوٹی افواہوں کے دروازوں کو چوپٹ کھول دیتی ہے۔ تخیلات کی دنیا میں گڑبڑ سی مچ جاتی ہے اور دماغوں میں عام پریشانی پیدا ہو جاتی ہے۔

☆مالی پریشانیوں میں منزل کھوٹی کر لینا مسلمانوں کا کام نہیں۔

☆مالی استحکام کے معنی امراء کی جماعت پیدا کرنے کے نہیں......امراء ہر قوم کا بیکار حصہ ہوتے ہیں۔ بہادری کے معرکے کبھی ان لوگوں نے سر نہیں کیے۔

☆ جس ملک وقوم کی مائیں دنیا کے حالات اور ضرورت سے بے خبر ہیں' اس ملک کے نوجوان روحِ جہاد کو ضائع کر کے حرم سراؤں کے خواجہ بن جاتے ہیں۔ پس قوموں کی درست تربیت عورتوں کی درست تعلیم پر ہے۔

☆ مسلمان کو کئی دن روٹی نہ ملے پروا نہیں۔ لیکن ایک سگریٹ کا ناغہ برداشت نہیں ہوتا۔ پیٹ پر پتھر باندھ سکتا ہے مگر نشے سے صبر نہیں کر سکتا۔

☆ بہادری خوف سے بالکل بے نیاز ہو جانے کا نام نہیں، ڈرتے مرتے بڑھے جانے ہی کو شاید بہادری کہتے ہیں۔

☆ بڑھ کر مرنے والی قومیں زندہ رہتی ہیں۔ جان بچانے والے مارے جاتے ہیں۔

☆ ریاستوں کے رئیس نہ تو ہندو ہوتے ہیں' نہ مسلمان' وہ تو خالص رئیس ہوتے ہیں۔ یعنی خوف خدا سے بے نیاز طعنۂ خلق سے بہت دور۔

☆ غریبوں میں زخم کھانے اور زخم لگانے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ جب جان اور آبرو پر بن آئے تو ہر ہتھیار کا اٹھانا جائز ہے۔

☆ بدظنی باز کی طرح تیز رفتار ہوتی ہے۔ حسن ظن چیونٹی کی طرح سست رو ہوتا ہے۔

☆ آبرو باختہ عورت چاہے کسی کو چاہے نہ چاہے مگر چہرے پر تبسم کا خوش نما نقاب اوڑھے رکھتی ہے اور اس کے دل کی کدورت چھپی رہتی ہے۔

☆ گھوڑا چوری ہو جانے کے بعد اصطبل کو تالا لگانے سے کیا حاصل؟

☆☆☆

قارئین کی خدمت میں ضروری گزارشات!

۱) لکھاری حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نگارشات ہر ماہ کی دس تاریخ تک یا اس سے پہلے' ارسال کر دیا کریں تاکہ وقت پر شاملِ اشاعت کی جاسکیں۔ تحریر کاغذ کے ایک طرف ہونی چاہیے۔

۲) خریدار حضرات سے التماس ہے کہ ہر مہینے کی سات تاریخ تک پرچہ موصول نہ ہونے کی صورت میں ''سرکولیشن منیجر' ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' دارِ بنی ہاشم' مہربان کالونی' ملتان'' سے رابطہ کریں۔

۳) ''نقیب ختم نبوت'' پر آپ کی رائے مطلوب ہے۔ آپ نے اسے کیسا پایا؟ اس میں مزید کن موضوعات کا اضافہ ممکن ہے؟ آپ کے مشورے، پرچہ کی ترتیب و تشکیل میں ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔

۴) درج ذیل دائرے میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے' از راہِ مہربانی مبلغ: ۱۵۰ روپے ''مدیر' ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' دارِ بنی ہاشم' مہربان کالونی' ملتان'' کے نام ارسال فرمائیں۔

سید عطاء المحسن بخاریؒ (غیر مطبوعہ)

وہ رستہ تجھ کو بلا رہا ہے......

تُو اپنے احساس کی لکیریں، بنا رہا ہے مٹا رہا ہے
یہ تیرا احساس تیرے دل کی شکستگی کی صدا ہے پیارے
یہ تیرا احساس، تیرے اعمالِ سیئہ کی سزا ہے پیارے
یہ تیرا احساس، تیرے ماضی کی تلخیوں کا نشان بھی ہے
یہ تیرا احساس، تیرے باطن میں ٹھہرے انساں کی لاش بھی ہے
جب اپنا احساس تو نے روندا
بنایا ابلیس کا گھروندا
تجھے اب انساں کی فکر کیسی؟
یہ لاش کو زندگی سے مطلب؟
جہاں سے تو نے فرار چاہا، یہ زندگی ہے، یہ راستہ ہے......
رکیک وعدوں کی داستاں یا خیال واوہام تو نہیں ہیں
یہ سب حقائق ہیں جن کی بابت تیرا ہی احساس مر چکا ہے
فریبِ احساس تجھ کو صد ہا خیالی راہیں دکھا رہا ہے
اُس ایک رستے سے تجھ کو کب سے ہٹا چکا ہے، ہٹا رہا ہے
جو تیرا رستہ، تُو جس کا راہی، جو تجھ کو کب سے بلا رہا ہے
تُو اپنے احساس کی لکیریں بنا رہا ہے، مٹا رہا ہے

(گجرات ۱۹۷۲ء)